بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی

چہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۸

۴ صفر ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ فروری ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ پھاگن سمت ۶۵ بکرمی

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

"صادق" دورہ پر

میرے مخدوم و محسن مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر اخبار بدر ۔ یکم فروری ۱۹۰۹ء سے اخبار کا چارج اس ناچیز کے حوالہ کر کے اس اہتمام میں ہیں کہ باہر متعلقات میں ایک دورہ کریں اور اس دورہ کی اغراض یہ ہوں ۔ کہ (۱) خریداران بدر سے بقایا وصول کیا جاوے (۲) اخبار کی اشاعت کو بڑھایا جاوے (۳) عام طور سے اسلام کی حقانیت کا وعظ کیا جاوے (۴) جہاں انجمنیں نہیں ہیں ۔ وہاں انجمنیں قائم کی جاویں (۵) جہاں انجمنیں بن چکی ہیں ان کے رجسٹروں کی پڑتال کی جاوے اسی طرح کئی مقدس اغراض اس کے متعلق تھیں پھر آپ کی طبیعت کچھ ناساز ہو گئی اور کچھ اور موانعات پیش آ گئے اسلئے اب انشاء اللہ العزیز مارچ کو یہ دورہ شروع ہوگا ۔ اس خاکسار کو اپنے بھائیوں کے مقابلہ میں اپنی بے بضاعتی کا اعتراف ہے اسلئے اخبار کی ترتیب میں اگر کوئی

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پبلشر و پرنٹر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل کے چھپکر شائع کیا گیا ۔

کاتب محمد حسین احمدی

عربی تعلیم اور قرآن مجید

صرف عربی جاننے سے دین نہیں آتا لیکن یہ ایک دلیل اور برہان کا زمانہ ہے اور کوئی شخص مذہب کے اصل اصول پر بود پختہ یا اس کی سند بغیر مطمئن نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک چھوٹے بڑے مسئلہ میں قرآن شریف سے سند چاہتا اور اس پر بھی فلسفانہ رنگ میں اس کی تفہیم طلب کرتا ہے اس لئے نہایت ضروری ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم ہو اور اس رنگ میں کہ اپنے نوجوانوں کو اطمینان قلبی اور ازدیاد ایمان کا موجب ہو اور مخالفین کے سکوت و خاموشی کا باعث ہو بجائے اس کے کہ ہم اپنے انگریزی خواں نوجوانوں سے جن سے ہماری آیندہ امیدیں وابستہ ہیں اور جن کے ہونہار دماغوں کو علوم جدیدہ نے نانجھ دیا ہے اور ان کی عقلوں کو صاف اور روشن کر دیا ہے۔ وضو کے فرض واجب مستحب کے نام گنواتے رہیں یہ ضروری ہے کہ انہیں وضو کی فلاسفی بتلائی جاوے ایسا ہی بجائے اس کے کہ ان سے پانچ نمازوں کی تاکید کی جائے یہ بتا دیا جاوے۔ کہ پانچ نمازیں اور ان اوقات میں پڑھنے کی حکمت درحقیقت کیا ہے۔ پھر وہ خود بخود پڑھیں گے۔

اسمیں شک نہیں کہ قرآن دانی اور قرآن فہمی کیلئے اعلیٰ عربی دانی جزو لازم کی طرح ضروری اور لابدی ہے اور یہ نہایت افسوس کی نگاہ سے دیکھنے کے لائق ہے کہ ہم میں دن بدن عربی دانوں کی کمی ہوتی جاتی ہے چونکہ زمانہ ناموافق ہے اس لئے مولوی عربی دان پیدا ہونے بند ہو چکے ہیں۔ پرانی مسجدیں عربی خوانوں سے خالی اور مدارس اسلامی ان سے ویران چلے آتے ہیں اور جہاں کہیں کوئی مدرسہ ہے بھی۔ تو وہ بھی ایسا کہ وہاں سے ایسے آدمی ہونے کی کوئی اُمید نہیں ہو سکتی اول تو اس لئے کہ انگریزی علوم و فنون کی ضرورت نے تمام سمجھدار لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لیا ہے حتیٰ کہ مولویوں۔ واعظوں۔ پیروں سجادہ نشینوں کے بھی لڑکے کالجوں سکولوں میں نظر آتے ہیں۔ عربی مدرسوں میں زیادہ تر وہی جاتے ہیں جو تعلیم پانے کا کوئی ذریعہ اپنے پاس نہیں رکھتے۔ دوسرا اُن بقیہ مدارس میں بھی پرانی طرز تعلیم اور وہی خیال منطق ہے جس کا فائدہ صرف خیال ہی خیال میں محدود رہتا ہے نیز ان کے علوم درسیہ اور طرز بود و باش ایسی ہے کہ عام لوازمات سے انسان بالکل ناواقف اور بے بہرہ رہتا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں کا ذکر ہے کہ ایک طالب علم جو کافیہ شرح تہذیب پڑھتا تھا مجھ سے پوچھتا ہے ملکہ معظمہ کہاں رہتی ہے لاہور یا کلکتہ میں جن کا دنیاوی علم اس قدر محدود ہے۔ ان کا آگہی علم کہاں تک وسیع ہوگا۔

اس میں شک نہیں کہ بہت دن نہیں گذرے کہ عربی دان مولوی ہی تمام اعلیٰ واقفیتوں اور معاملہ فہمیوں کے مالک تھے اور نکتہ رسی اور حقیقت فہمی انہی کا حصہ تھا مگر وہ اسیوقت تک محدود تھا جب تک ان میں ایک خاص روح تھی اور علوم جدیدہ نے قدم رکھا تھا اب ان علوم جدیدہ کا حق ہے کہ انہیں پڑھنے اور زیر مطالعہ رکھنے والے انسان سمجھداری اور روشنضمیری کے مزین لقب سے ملقب ہوں مگر مشکل یہ ہے کہ عربی کی طرف سے یہ بھی قریباً غافل بے پروا ہیں اور سلسلہ تعلیم ہی کچھ ایسا ناقص اور ناکمل ہے کہ ایم۔ اے عربی میں پاس کر کے ایک گریجوایٹ عربی دان کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا یعنے اسے عربی سے بہت کم واقفیت ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی قرآن فہمی کے عناصر اس عربی دانی میں منحصر نہیں بلکہ اصل قرآن دانی اور چیزوں پر منحصر ہے۔ عربیت محض آلہ کی طرح ضروری الاستعمال ہے۔

یہ ایک مسلّم الثبوت امر ہے کہ کسی کلام کے سمجھنے کے لئے متکلم کے مزاج اور طبیعت سے واقفیت ضروری ہے نیز اس کی حیثیت اور موقع کلام سے پوری پوری واقفیت لازمی ہے ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک ہی فقرے کے معنے متفرق مواقع کی وجہ سے بدل جاتے ہیں۔ مثلاً ایک فقرہ ہے ٹکٹ لاؤ۔ جب اسے ایک بزازی اپنی دکان پر بیٹھا ہوا بولے تو ایک معنی ہوں گے جب کسی ریلوے سٹیشن پر ٹکٹ کلکٹر بولے تو اور۔ جب کوئی مسافر ریلوے سٹیشن پر پہونچکر اپنے ملازم سے یہ فقرہ بولے تو اور معنی ہوں گے علیٰ ہذا القیاس بہت سے فقروں کے معنے طرز بیان اور لہجہ سے بدل جاتے ہیں لیکن جسے متکلم کی مزاج اور حیثیت سے واقفیت ہے وہ اس کی حقیقت خوب سمجھ سکتا ہے اور نہ صرف کسی اس کے بولے ہوئے فقرہ کے معنے خوب سمجھ سکتا ہے بلکہ قبل از تکلم وہ ایسے مطلب کو معلوم کر لیتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک انسان کسی انسان سے اعلیٰ درجہ کا تعلق محبت پیدا کر لیتا ہے تو اُسے اس بات کی ضرورت نہیں رہتی کہ اُسے دوسرا دوست کوئی بات کہے بلکہ بن کہے وہ اس کے سب ارادوں اور منشاؤں کو جانتا اور پہچانتا ہوتا ہے یہی وہ حالت ہے جسے اہل اللہ اور خدا رسیدہ لوگوں کی صورت میں حالت کشف یا انشراح تام کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے مگر اس قسم کے تعلق کے لئے ایک طرح کے تعلق محبت کی ضرورت ہے بلکہ صرف پاس رہنا بھی بہت کچھ واقف کر دیتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک حاکم یا افسر کے پاس رہنے والے منشی وغیرہ ایک ایسے افسر اعلیٰ جاری کرنیوالا ہوا اور جو اس نے بالصراحت ہرگز اپنے لوگوں سے ظاہر نکیا ہو جانتے ہوتے ہیں اور ایک حد تک یہ امر ضروری خیال کیا جاتا ہے کیونکہ شائع ہونے کے بعد تو ساری دنیا ہی ہے۔

ہم مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ قرآن کریم خدا وند تعالیٰ کا ہے اس لئے اس کے سمجھنے کے لئے سچے تقویٰ اور پرہیزگاری کی ضرورت جو اس کے مزاج پانے کا ذریعہ اور وسیلہ ہے اور کلام کے موقع دریافت کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کا کامن سنس مطلوب ہے۔

میں نے ایسے آدمیوں کو دیکھا ہے کہ عربی سے اتنی واقفیت نہ رکھتے مگر قرآن شریف کی آیات کے ایسے معنی بیان کرتے ہیں کہ گویا وہ خداوند تعالیٰ کے اصلی منشا پر آگاہ ہیں اس کے برخلاف ایسے بھی دیکھے ہیں جو عربی زبان سے اعلیٰ واقفیت رکھتے ہیں مگر قرآن شریف کے ترجمہ میں عربی دانی اُن کے مفید نہیں پڑ سکتی۔

ایک عربی کے عالم ایک حدیث کے ترجمہ میں جس کے الفاظ غالباً یہ ہیں۔ علیکم کثرۃ النعال فی السفر۔ لکھتے ہیں سفر میں جوتے بہت سے ساتھ لیجایا کرو اور ایک دوسرے صاحب اس کا ترجمہ کرتے ہیں کہ سفر میں جوتے کا اکثر کرکے استعمال رکھا کرو۔ عربیت دونوں کے ساتھ ہے مگر اصلی معنی حدیث کا اس کے ساتھ ہے جو عربیت کے ساتھ کامن سنس بھی حصہ رکھتا ہے کیونکہ جس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربانہ طبیعت سے واقفیت ہے وہ بہ آسانی سمجھ سکتا ہے کہ یہ بھی اسی قسم کی محبت کی تعلیم ہے جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ جلتا ہوا چراغ گھر میں اکیلا نہ چھوڑ جایا کرو یا شب کو بچوں کو گھر سے باہر نہ نکالا کرو وغیرہ وغیرہ۔ یہی حالت قرآنی تفسیر اور ترجمہ کی ہے جہاں کہیں محض عربی دانی کو ہی ہادی و رہنما بنایا گیا ہے وہاں اس قسم کی غلطیاں ہوتی ہیں۔ مثلاً قرآن شریف میں ایک آیت ہے جو ایک دہریہ خداوند تعالیٰ کی ہستی سے انکار کرنیوالے انسان کے جواب میں ہے من کان یظن ان لن ینصرہ اللّٰہ فی الدنیا والآخرۃ فلیمدد بسببٍ الی السماء ثم لیقطع فلینظر ہل یذہبن کیدہ ما یغیظ کے معنے عموماً تفاسیر و تراجم میں یہ لکھے ہیں جس شخص کو خدائی اعانت اور نصرت کا گمان نہیں یعنی جس کا یہ گمان ہے کہ خداوند تعالیٰ کسی انسان کی دنیا و آخرت میں مدد نہیں کرتا۔ تو اس کا یہی علاج ہے۔ آسمان یعنی اوپر یا کوٹھے کی چھت کی طرف ایک رسی لٹکائے اور زمین سے پھر کاٹ دے پھر دیکھیں اس کا غصہ گیا یا نہیں یعنی ایسے بدمعاش کا کیا علاج ہو سکتا ہے بس یہی کہ پھانسی لیکر مر جاوے لیکن جن لوگوں کو خداوند تعالیٰ اور اس کی حیثیت سے واقفیت ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنی پیاری مخلوق کو اس طرح سختی سے گرفت نہیں کرتا بلکہ اس کا قاعدہ محبت اور الفت سے سمجھانے اور سچی دلیل پیش کرنے کا ہے اس لئے اس کا اصلی معنی یہ ہے جس (بے سمجھ) شخص کا یہ گمان ہے کہ خداوند تعالیٰ

مکتوبات امیر المومنین

۱۔ شہادت کی تعریف اور شہید کون ہو سکتا ہے

جواب ۔ شہید وہ ہے جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جان دے جو اپنے مال ۔ عزت آبرو بچانے پمارا جاوے وہ بھی شہید ہے مبطون ۔ مطعون ۔ غرق جو ہدم کے نیچے آوے وہ بھی شہید ہے۔

(۲) امام حسین علیہ السلام نے شہادت پائی ہے یا نہیں۔

جواب ۔ امام حسین علیہ السلام مظلوم شہید ہیں جن سے دھوکا کیا گیا تھا اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے۔ اعلاء کلمۃ اللہ اور عزت آبرو کے لئے ہی شہید ہوئے۔

(۳) امام حسین کی شہادت کا ثبوت ۔ امام حسین اور یزید کے درمیان جنگ ہونے کی وجہ ۔ محرم کے دنوں میں خوشی کرے یا غمی کرے۔

جواب ۔ امام حسین کی شہادت ۔ انتم شہداء اللہ فی الارض کے باعث ہزارہا اولیاء اللہ اور علماء ربانی کی تحریر و تقریر سے ثابت ہے، یزید پلید کی بالمقابل تباہی اور گمنامی اور اس سے کہ اس کا نام اُمۃ خیر الامم نے مقدس لوگوں میں چھوڑ دیا ثابت ہے، یہ امر بڑا تفصیل طلب ہے، محرم کے ایام میں یہ طرز اظہار جوش و حزن کا بدعت ہے، صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ دین سے اس کا ثبوت ہرگز نہیں ۔ اہل کوفہ نے نصرۃ و امداد کا وعدہ دے کر امام کو بلایا جب یہ کوفہ پہونچے تو اہل شام کے ڈر میں آکر کوفیوں نے معاہدہ کو بالائے طاق رکھ کر غداری کی۔ والسلام ۔ نورالدین۔

ہدایت کے لئے پانچ چیزیں مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملی ہیں آپ کے پیش کرتا ہوں۔

اوّل ۔ استغفار ۔ دوم لاحول ۔ سوم درود شریف چہارم الحمد شریف ۔ پنجم قرآن کریم اور یہ سب بلحاظ معنے پڑھنا اس کے سوا اور کچھ بھی نہیں جو ہے یہی ہے ۔ عملدرآمد کے غنیۃ الطالبین فتوح الغیب ہر دو السید عبد القادر الجیلانی کی ہی میں یہ ہے جو ہم چاہتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم

گر کفر این بود بخدا سخت کافرم ۔ (نورالدین)

(۴) بے ہوئے روزگار کو ترک نہ کرنا چاہیئے ان نا ہموار روزگار نہ ہوا تو اور تلاش کرو ۔ آپ علاوہ استغفار سے کام لیں نیز دودھ پلانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یہ لوگ باوجود بہت کھانے میں سہتے ہیں کیونکہ سب خرید ار قیمت نہیں دیتے ۔ نورالدین

میرے مکرم مہربان کے سینہ میں عشق و عرفان کا ایک دریا	صاحبزادہ میرزا محمود احمد

ہے جو موجزن ہے کبھی کبھی جو سوتی اگل دیتا ہے تو دامن انتظار تہو جاتا ہے ع اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ۔ یہ بالکل غلط ہے کہ ایسی شاعری تضیع اوقات ہے، وہ سٹیم جو عملی زندگی کے لئے درکار ہے اس کے لئے جو آتش درکار ہے وہ انہی لعل پاروں میں مخفی ہے۔

میں نے جس دن سے ہی پیارے ترا چہرا دیکھا
پھر نہیں اور کسی کا رُخ زیبا دیکھا

سچ کہوں گا کہ نہیں دیکھی یہ خوبی اُن میں
چہرۂ یوسف و انداز زلیخا دیکھا

خاک کے پُتلے تو دنیا پہ بہت دیکھے تھے
پر کبھی ایسا نہ تھا نور کا پُتلا دیکھا

جب کبھی دیکھی ہیں یہ تیری غزال آنکھیں
میں نے دنیا میں ہی جنت کا ہے نقشا دیکھا

تیرے جاتے ہی ترے خیال چلے آتے ہیں
تیرے جانے میں ہی آنے کا تماشا دیکھا

تیری آنکھوں میں ہے دیکھی ملک الموت کی آنکھ
ہے جو ہاتھوں میں ترے دست قضا کا دیکھا

مشتری ہی ہے ترا مشتری اے جان جہان
اُس نے جس دن سے ہی تیرا رخ زیبا دیکھا

اپنی آنکھوں سے کئی بار ہے سورج کا ہی
پتا اُلفت میں تری میں نے پگھلتا دیکھا

دیکھ کر اس کو ہیں دنیا کے حسین دیکھ لئے
کیا بتاؤں کہ ترے چہرہ میں ہے کیا دیکھا

تیری غصہ بھری آنکھوں کو جو دیکھا میں نے
حور کی آنکھ میں دوزخ کا نظارہ دیکھا

ہنتے دیکھا جو کبھی تیرا ہلال ابرو
پارہ ہائے جگر شمس کو اڑتا دیکھا

ظلم کرتے ہو جو کہتے ہو شفق پھولی ہے
تم نے عاشق کا ہے یہ خون تمنا دیکھا

فراق جانان

(از ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیر طالب علم ٹریننگ کالج لاہور)

واعظ کو کیا خبر ہے کیا علم مولوی کو
دردِ دروں کی میرے اطلاع نہیں کسی کو

راتیں کٹی ہوں جس کی جاناں کے درد و غم میں
وہ جانتا ہے جانکی عاشق کی جاں کنی کو

تھا مہربان اپنا وہ دلبر یگانہ
بھرتا ہوں سرد آہیں کر یاد میں اسی کو

دل دینے پر جو آئے دلدار آزمائے
اس نقد دل کا لیکن پایا امین اسی کو

اشکوں کا میرے پانی باد صبا تو بیجا
اُس گل کی جا کے دینا ہر ایک پنکھڑی کو

میرے لئے مقدم مصحف ہے روئے جانان
پڑھتا ہوں بعد ناسخ مسلم کو ترمذی کو

نیچی نگہ سے انکی اپنی ہیں نیچی آنکھیں
کرتا ہوں یاد ہر دم اس چشم نرگسی کو

زر ہے نہ پر ہے آخر کیا تحفہ ان کو بھیجوں
لیجا نسیم سحری اس میری بے بسی کو

دم کیا اشارہ اُن کا کافی تھا زندگی کو
رُخ دیکھا جس نے اُن کا بھولا وہ ناصری کو

پیش از وصال مشکل گو ہے وصال جانان
ملتے ہیں آ کے لیکن رویا میں احمدی کو

جس آنکھ نے ہو دیکھا جلوہ رُوئے تابان
زیر نگہ وہ لائے کب حور کو پری کو

جاناں تمہارے موہنہ سے نیر میں نور چمکا
کیا موہنہ تھا ورنہ اس کا پاتا جو روشنی کو

المفتی

سوال ۔ ایک آدمی فوت ہو گیا ہے اسکی جائداد کے دو آدمی وارث ہیں اور ایک وارث کی زوجہ کو وقت زندگی میں خفیہ طور سے کچھ مبلغات دے گیا ہے کیا وہ مبلغات کا لینا عورت پر جائز ہے یا نہیں۔

جواب ۔ وہ مبلغات اس عورت کو جائز ہیں ان مبلغات کی تحقیق کرنا لغو ہے کسی وارث کا اس روپیہ سے تعلق نہیں وہ علیحدہ ہے

سوال ۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز کے بارہ میں آپ کیا فرماتے ہیں ۔ مجدد الف ثانی صاحب بھی اپنے وقت کے امام تھے ان کی بھی مخالفت ہوئی کفر کے فتوے بھی جاری ہوئے تھے انہوں نے اپنی جماعت کے لوگوں کو نماز کے بارہ میں کیا فرمایا تھا۔

حضرت مجدد نے علماء کو نصوص دین اور سخت برے لفظوں سے مکتوبات میں یاد کیا ہے ۔ ہم تو قطعاً ان لوگوں کے پیچھے پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے شاید مجدد کو حالات سے آگاہی نہیں اور پھر ہم ان کے مقلد نہیں ۔ نورالدین ۔

ایڈیٹوریل

ایشور جیو اور پرکرتی کا سسم بندھ

یہ ایک مضمون ہے جسے مہاشہ [illegible]

جی۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ آریہ سماج لاہور نے [illegible] پر پڑھا جن خیالات کا اظہار [illegible] اپنے مذہبی عقائد کے لحاظ سے کیا اس وقت ان پر بحث نہیں بلکہ میں صرف اس افترا کی تردید کرتا ہوں جو اس شخص نے بلا کسی کافی تحقیق کے مذہب اسلام پر باندھا۔ وہ لکھتا ہے کہ بائبل اور قرآن کریم کی ایک تعلیم ہے چھ ہزار سال کے قریب کا عرصہ گذرا کہ خدا نے اس جگت کو نیستی سے بنایا۔

یہ بالکل جھوٹ ہے اہل اسلام کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ دنیا چھ ہزار برس سے ذات الٰہی سے پیدا ہوئی بلکہ ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ جب سے خالق ہے تب سے مخلوق۔ ہے ان مخلوق ہونے کے سبب مؤخر ہے ان موجودہ آدم چھ ہزار برس گذرے کہ پیدا ہوا تھا مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ اس سے پہلے کوئی آدم نہیں گذرا یا اس سے اول کوئی مخلوق الٰہی نہ تھی ضرور تھی۔

۲۔ آدم کی پسلی میں سے حوا کو بنا کر دونوں کو بہشت میں رکھا پسلی میں سے نکلنے کا مطلب جو آپ سمجھے ہیں وہ ہرگز نہیں اور بہشت سے بھی باغ عدن مراد ہے نہ وہ بہشت جہاں مرکر مومنین جاتے ہیں۔

۳۔ شیطان جو ایک نیک فرشتہ تھا محض جھوٹ۔ کذب بہتان۔ اور افترا۔ قرآن مجید میں صاف لکھا ہے کان من الجن ففسق عن امر ربہ۔ وہ تو جن تھا

۴۔ شیطان نے بہکایا جس پر خدا نے دونوں (آدم۔ حوا) کو غضب میں آکر بہشت کی چار دیواری سے نکال دیا اور زمین پر پھینکدیا۔ لاحول ولا قوۃ۔ اس بےلگامی کی کوئی انتہا ہی ہے بس تیز قلم کذب کی روسیاہی لئے ہوئے بلا دیکھے نشیب و فراز کے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ سنئے جناب! اللہ تعالیٰ نے غضب میں آکر آدم و حوا کو ہرگز نہیں نکالا بلکہ یہ نکالنا بطور انعام تھا چنانچہ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ دنیا میں اس قدر ترقی ہوئی اور نسل انسانی ایسے ایسے انعامات سے بہرہ ور ہوئی جو لغزش بحالت نسیان تام بمضمون کلام (فنسی ولم نجد لہ عزما) آپ سے ہوئی اس کے متعلق فتاب علیہ انہ ھو التواب الرحیم فرما کر پھر ارشاد کیا ہے۔ اھبطوا منہا پس یہ سزا نہیں اور نہ اھبطوا سے مراد آسمان سے زمین پر پھینکنا ہے بلکہ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو کہا۔ (اھبطوا مصرا) اور یہ ظاہر ہے کہ دونوں [illegible] من الظالمین میں لفظ ظالم بھی یہ وہم نہ ہو کہ آپ [illegible] برگزیدگی میں اس سے کچھ فرق آ [illegible] فرما چکا ہے کہ [illegible] خدا [illegible] جیسا کہ [illegible] اھد [illegible]

۵۔ ہم [illegible] سب جو اپنے [illegible] ہیں جو توبہ کرنیوالا [illegible] نہیں [illegible] کرسکتا ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ انسان [illegible] پیدا کیا گیا ہے پھر وہ اپنے اختیار سے بدکار بنتا [illegible] [illegible] بالکل ہوگی [illegible] مختار ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ فجعلنٰہ سمیعاً بصیرا۔ انا ھدینٰہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا۔ یعنی ہم نے اسے ایک راہ دکھا دی اب خواہ اس پر چلے اور ہمارا شکرگزار ہو خواہ اسے چھوڑ کر ناشکرا بنے۔

۶۔ محمد صاحب کی سفارش [illegible] بہشت میں داخل ہونے کا سرٹیفکیٹ ہوگی۔ یہ بھی غلط ہے آپ شفاعت کے معنے نہیں سمجھتے جب تک کوئی شخص سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جزئی دار نہیں بنتا شفاعت کا مستحق نہیں ہوسکتا پھر شفاعت تو اذن الٰہی پر موقوف ہے اور وہ بھی مناسب موقعہ و محل۔ لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمٰن وقال صوابا وارد و نازل ہوچکا ہے۔

۷۔ خدا نے آدم و حوا کو جاہل اور کمزور پیدا کیا تھا جاہل نے آپ کو کہا ہے۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ ثم سوٰیہ ونفخ فیہ من روحہ وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ قلیلا ما تشکرون۔

۸۔ خدا نے شیطان کو قید یا قتل نہ کیا۔ داعی الی الشر نہ ہو تو پھر کسی انسان کو اس کی نیکی کا اجر کیا ملے۔ نیکی کی قدر اور اس پر اجر اسی لئے ہے کہ باوجود ایک مخالف تحریک کے انسان نے اس پر عمل کیا۔ پھر شیطان کا کوئی زور و غلبہ آدم زاد پر نہیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ انہ لیس لہ سلطٰن علی الذین اٰمنوا.. .. .. اور آیت ما کان لی علیکم من سلطان.. .. .. .. خود شیطان کے معنے ہلاک ہونیوالی روح کے ہیں اور رجیم سے مراد بھی مقتول ہے۔ پس شیطان تو قتل ہوچکا۔

انبیاء کی بعثت ہی اس غرض سے ہے اب جو خود شیطان کے گھر [illegible] جائے اس کا کیا علاج۔

۹۔ ایک بات [illegible] آپ پوچھتے ہیں نیستی سے ہستی کیونکر ہوسکتی ہے آپ اس لامحدود ذات کی لامحدود طاقتوں کو گردن تک ناپا چاہتے ہیں [illegible] شناس ہو پہیلے بغیر آنکھوں کے دیکھنا [illegible] کے [illegible] پیدا [illegible] [illegible] قدرت [illegible] کہتے ہیں جو اس [illegible] مثال [illegible] [illegible] الا [illegible]

آریہ مسافر [illegible]

[illegible] والے [illegible] اسلام کی صداقت کا [illegible] ایسے شوخ ہیں کہ [illegible] نہیں آتے۔

جنوری کے رسالہ میں ایک [illegible] سب [illegible] کے حالات [illegible] عائشہ سے موت کے [illegible] ہوا کیا ہے [illegible] مخفی نہیں [illegible]

[illegible] انسان [illegible] ظاہر [illegible] کے عالم [illegible] کے دشمن [illegible] اسکی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہوچکے ہوں جو اپنے آرزوئیں ساتھ ہوا ہو جو اپنی زندگی کا مشن پورا کرچکا ہو جسے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی اور اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً کی نداء آچکی ہو اور جسے اختیار دیا گیا ہو کہ خواہ وہ دنیا میں کچھ مدت اور رہے خواہ اپنے حبیب کے پاس چلا آئے تو اس نے اپنے محبوب کے پاس جانا پسند کیا ہو کیا اسکی موت حسرت و اندوہ کی موت ہوسکتی ہے؟ ہرگز نہیں موت ان لوگوں کے لئے ہے اے نادان آریہ! خوفناک ہوسکتی ہے جو آنیوالے عالم کی حقیقت سے بےخبر ہیں۔ جو صدہا برس کتے بلی کی جونوں میں چکر کھاتے پھرتے ہیں جب کو دائمی مکتی نصیب نہیں ہوسکتی بلکہ مکتی پا کر بھی یہ خوف رہتا ہے کہ ابھی پرمیشر کے پاس روحوں کا ذخیرہ ختم ہوا اور اس نے مجھے پھر اسی دارالمحن میں روانہ کیا اور ان لوگوں کیواسطے تو عین راحت ہے۔ جو مرنے کے بعد ابدالآباد کی زندگی کے وارث ہوتے ہیں جن کا خدا ایک رحیم خدا ہے جو انہیں ایسی ایسی نعمتیں دیتا ہے جن کا ظہور اس تنگنائے دہر میں مطلق نہیں ہوسکتا۔

اقتباس الصحایف

بے غیرتی کی حد ہوگئی

تمہین صورت شناؤنی ہو مبارک! | تمہین دولت مہربانی ہو مبارک!
تمہین غیظ وغضب کی بانی ہو مبارک! | تمہین ادنیٰ ملاجوانی ہو مبارک!
ہمکام ہو دیوانہ تم بیچ جہان ہو | ہو تم تیج پر دانہ تمہیر جہال ہے

(آریہ گزٹ)

گیہون کی پیداوار کو بہت زیادہ بڑہانیکی ترکیب

روسی نمریخ کے ایک جرنیل ہولسکی نامی نے کئی تجربون کے بعد اس ترکیب سے گیہون کے ایک ایک دانے سے ایسی اچھی و تیزی سے تک پیدا کرنے مین کامیابی حاصل کی ہے اور گیہون کا پتہ زیادہ فصلی پودا رہنے کی بجائے کہ جو جلدی پیدا ہوتا اور ختم ہوجاتا ہے ایک ایسے درخت کی شکل اختیار کرلیتا ہے کہ جو کم سے کم دو سال تک رہے اور غلہ دیتا رہے اور ممکن ہے کہ اسی طرح تجربہ کرنے سے اور اسکی نسل کو بڑہاتے جانے سے اس عمر کا عرصہ اور بھی زیادہ بڑہ جائے یہ ترکیب مختصر الفاظ مین اس طرح پر ہے کہ گیہون کا دانہ بجائے موجودہ طریق پر بونے کے ایک فٹ سے لیکر ڈیڑہ فٹ تک یعنی ایک ... ہاتھ بہر یا لشت گہرے سوراخ کی تہ مین کہ جو مخروطی شکل کا یعنی اوپر سے چوڑا اور نیچے سے تنگ ہوتا ہے بویا جاتا ہے اور اس پر صرف اس قدر مٹی ڈالی جاتی ہے کہ جس سے بیج ڈہک جائے۔ جب یہ بیج اگتا ہے اور مٹی سے اوپر اسکی شاخ نظر آنے لگتی ہے۔ تب پھر اس پر مٹی ڈالی جاتی ہے کہ جس سے وہ انکر چہپ جاوے۔ اس کے بعد جب پھر یہ انکر مٹی سے باہر نکل آتا ہے تب دوبارہ اس پر مٹی ڈالدی جاتی ہے اور یہ امر لگاتار کئی مرتبہ تک جاری رکھا جاتا ہے حتی کہ وہ سارا گڑہا مٹی سے بھر جائے۔ تب آخرکار یہ پودا کثرت سے شاخون مین پیدا ہوتا ہے اور بہت سے بیج دیتا ہے ایک موسم کے بیج پک جانے پر وہ کاٹ لئے جاتے ہین مگر پودا بدستور کھڑا رہنے دیا جاتا ہے حتی کہ مختلف فصلون مین وہ بیج دیتا رہتا ہے اگر کوئی صاحب اپنے طور پر اسی طرح تجربہ کرکے دیکھین اور اسے مفید پائین۔ تو ہمارے پاس اس کا حال بغرض اشاعت ارسال کرین۔

ریوٹر عدن سے تار خبر دیتا ہے کہ ملاّ کے سوالی لینڈ قبائل ... کلی دلسفوری کو تنگ کر رہے ہے قبیلہ کے لوگ گرد نواح پر چڑھ آئے اور تحفظ کے ملتجی ہوئے اس فوج نے چھوٹی توپون سے کچھ فیر کرکے ملا کے آدمیون کو منتشر کردیا۔ کہا جاتا ہے ... دونال تباہیاں کہ بہت سے لوگ مارے گئے ... مل گئے مین ملاّ کے ... ہوا کی ... کے) دوست قبائل کے ۹۰ آدمیون کو ... دوسری محفوظ جگہ مین خشکی پر اتار دیا ... وقت کل آمدی سپاہ جس کی تعداد دو ہزار ہے ... پہنچ چکی ہے۔

عالیجناب سرجان ہیویٹ بالقابہم لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کو اپنے دوران قیام آگرہ مین صبح کی سیر وتفریح کے وقت ... ایک ناگوار حادثہ اس طرح پیش آیا کہ آپکی بائیسکل ایک چھکڑے سے ٹکرا گئی اور ہزآنر کے سر مین ایسی سخت ضرب آئی جس سے بے اختیار خون جاری ہوگیا۔ اتفاق سے ایک ایڈیکانگ کے سوا کوئی رفیق یا ملازم اس وقت کے ہمراہ نہ تہا اور یوروپین ایڈیکانگ بہی شائد دور نکل گیا یا پیچھے رہ گیا تہا اس لئے فی الفور مدد کو نہ پہونچ سکا۔ اور ہزآنر کو سنبھالنے کا خوشگوار وقابل فخر وعز ایک خوش نصیب دیسی عورت کے حصہ مین آیا جو حسن اتفاق سے اس موقعہ پر موجود تہی اس عورت نے محض انسانی ہمدردی کے جذبہ سے متاثر ہوکر نہ صرف حال ... ہزآنر کو اٹہایا بلکہ اپنی چادر سے آپکے لباس کی گرد جہاڑی اور ... کونا پہاڑ کر آپکے زخم کا ... پونچہا۔ غنیمت ہے کہ ضرب ایسی شدید نہ تہی جو خدانخواستہ ہزآنر کو معاودت مین مانع آتی۔ مگر رخصت ہونے سے قبل آپنے اس عورت کی ہمدردی پر پانسو روپیہ کے گرانقدر عطیہ سے اظہار قدردانی فرمایا اور اس کی معمولی خدمت کے بدلے ایک ایسا فخر وناز کا موقع اسے بخشا جو اس کے خاندان کی پشتون تک یادگار رہیگا۔ اے کاش! انگریز حکام سرجان ہیویٹ کے اس طریق عمل سے دیسیون کی قدردانی کا سبق لین۔

مصر میں اس وقت دو قابل ذکر حادث پیش آئے ہین۔ اوّل جامع ازہر شریف کے طلباء کی ناراضی اور اسٹرائک اور دوم غازی مختار پاشا عثمانی ہائی کمشنر مصر کے بعض خاص اور کاذاتی کاغذات کی ضبطی جو عثمانی صدر اعظم کے حکم سے عمل مین آئی ہے۔ طلباء اپنی ضد نہین چھوڑتے اس لئے جامع ازہر کے شیوخ اون کے مطالبات منظور کرنے سے منکر ہین اور غازی مختار پاشا کا معاملہ ان کے بعض دشمنون کی بیہودہ کوشش کا نتیجہ معلوم دیتا ہے۔ جنھون نے انجمن اتحاد کو بھڑکایا۔ اور غازی کو بدنام کرنا چاہا ہے۔ امید ہے کہ تحقیقات مین وہ بری الذمہ ثابت ہونگے

امریکہ | کے شامی نارکان وطن کی انجمن کے رشید مطران نامی ایک ممبر نے یہ خیال ظاہر کیا تہا کہ ملک شام سلطنت عثمانیہ کے زیر اثر ایک نو آبادی اور خودمختار یہ ملک قرار دیا جاوے لیکن خاص اہل شام اس تجویز کے سخت مخالف ہوئے اور انہون نے کہا کہ ہم سلطنت عثمانیہ کے ناقابل انفکاک جز رہین گے اور اس کو اپنی سعادت سمجھین گے۔

ریوٹر۔ طہران سے مطلع کرتا ہے کہ رشت مین سخت شورش ہوئی ہے۔ انقلاب پسندون نے گورنر اور کئی دوسرے سرکاری افسرون کو قتل کرڈالا اور کناک کا ڈاک خانہ اور تار گھر جلا دیا۔ بازار بند ہین۔ سپاہی روسی قنصل خانہ مین پناہ گزین ہین۔

ریوٹر۔ طہران سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ چارسو سپاہی اور ایک توپ رشت کو روانہ ہوگی۔ خبر ہے کہ ایک پراونشیل انقلابی گورنمنٹ قائم ہوگئی۔ ممالک غیر کے باشندون کی جان ومال محفوظ مین۔ تار کا سلسلہ ہنوز منقطع ہے۔

رسید کے ٹکٹون کا جھگڑا | اس سے پہلے رسید کا ٹکٹ علیحدہ ہوتا تہا لیکن پچھلے سال کی اصلاح کی روسے ڈاک اور ... ٹکٹ ملحق کئے گئے ہین۔ اگر ایک آنہ کا ٹکٹ نہ ملے تو آدھ آدھ آنہ کے دو ٹکٹ ہی لگانا جائز ہے لیکن ایک ایک ... پیسہ کے ... ٹکٹ اگر رسید پر لگائے جائین۔ تو ناجائز سمجہا جاتا ہے بعض تاجران نے اسی خیال سے کہ جب نصف آنہ والے دو ٹکٹ لگانا جائز ہین تو پاؤ آنہ والے چار ٹکٹ بہی جائز ہون گے۔ بہت نقصان اٹہایا ہے۔

پارلیمنٹ کا افتتاح | آج سہ پہر کو پارلیمنٹ کا افتتاح ہوا ملک معظم نے اپنے تخت کی تقریر مین کہا کہ مین برلن مین اپنے استقبال سے بہت محظوظ ہوا مجہے یقین ہے کہ اسسے دونون ملکون کے تعلقات عمدہ ہوجائین گے جو خود ان ملکون کے فوائد اور امن عامہ کے لئے اب ضروری ہے۔

دول خارجیہ سے میرے تعلقات دوستانہ ہین اضلاع متحدہ کے ساتہہ تصفیہ طلب امور طے ہوگئے۔ فرانس۔ اٹلی اور اسپین کے مابین معاہدون کی تجدید ہوگئی ہے ایران کی حالت بدستور اضطراب انگیز ہے۔ میری گورنمنٹ کا ارادہ نہین ہے کہ ایران کے اندرونی معاملات مین عدم مداخلت کے اصول سے انحراف کرے لیکن ہماری رائے مین ایران کی حالت اس کی مقتضی ہے کہ ملک مین امن قائم کیا جاوے۔ کیونکہ موجودہ مشکلات کی وجہ سے روس اور برطانیہ کے تجارتی اور مالی فوائد خطرہ مین ہین اس معاملہ پر دونون گورنمنٹین تبدیل آرا کر رہی ہین۔ مین خوش ہون کہ بلغاریہ

جو کہے وہ مانیو ورنہ دکھ پاؤ گے (۵) جو کہیگا وہ پورا ہوگا (۶) موسیٰ کا مثل ہوگا۔ اعمال حواریوں میں اس مسئلہ کو بالکل حل کر دیا گیا ہے۔ جہاں لکھا ہے کہ تم دعائیں کرو ضرور ہے کہ مسیح کے دوبارہ آنے سے پہلے وہ باتیں پوری ہو جاویں جو ہمارے باپ داؤد کو کہی گئیں اس سے صاف ثابت ہے کہ یہ پیشگوئی مسیح کے حق میں نہ تھی

یستفتحون۔ یہ باتیں تم کافروں پر کہا کرتے تھے اور ان کے مقابلہ میں فتوحات کی دعائیں کیا کرتے تھے

ما عرفوا۔ دوسری جگہ فرمایا ہے یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم

بغضب علے غضب۔ مسیح کی مخالفت کا غضب پھر اس نبی کی مخالفت کا غضب

وھو الحق۔ اور وہ حق ہے اگر کتاب سچی ہی ہو اور سچ کی تصدیق کرنیوالی ہی ہو تو پھر انسان کیوں نہ مانے

تقتلون۔ مقابلہ کرتے رہے۔ اگر کہیں کہ وہ نبی نہ تھے تو اس کے جواب میں فرمایا کہ اچھا موسیٰ کو تو تم سب نبی مانتے ہو پس تم نے اس کی کیوں حکم عدولی کی۔

عصینا۔ مان تو لیا مگر ہم سے اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔

اشربوا۔ رچ گئی تھی۔

تمنوا الموت۔ اس کے دو معنے ہیں دونوں پسند ہیں ایک تو یہ کہ تم سب ملکر اس نبی کے مرنے کی دعائیں کرلو۔ اور پھر دیکھو کہ یہ دعا مقبول ہوتی ہے یا نہیں یا الٹی تم پر پڑتی ہے۔ یا وہ جنگ کرلو جو ایک گروہ کو فنا کرے۔ موت بمعنی جنگ۔ قرآن کریم میں بھی آیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ولقد کنتم تمنون الموت

ومن الذین اشرکوا۔ یہ تو زیادہ جینے کی حرص میں مجوسیوں سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ جن میں ایک دعائیہ فقرہ ہے۔ کہ ہزار سال جیوی۔

۱۳۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۲)

قل من کان عدواً لجبریل فانہ نزلہ علے قلبک۔ لوگ کس طرح اللہ کی نعمتوں سے محروم رہتے ہیں اور کیونکر راستبازوں کے دشمن ہو جاتے ہیں اور کس طرح ضد اور عداوت بے جا کلمات کے لئے جرأت دلاتی ہے ان تین باتوں کا بیان اس رکوع میں ہے۔

بہت سے لوگ ملائکہ کے منکر ہیں بعض مسلمانوں نے بھی ان پر ایمان لانے کو اتنا ضروری نہیں سمجھا حالانکہ تمام نیک تحریکوں کے سرچشمے یہی ہیں۔ علم عقائد میں ایک کتاب کتاب التوحید نام میں نے دیکھی ہے جس میں اس نیک بخت نے ملائکہ کا ذکر نہیں کیا۔ میں ملائکہ کی نسبت کچھ تفصیل سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ان پر ایمان نے مجھے بہت بڑا فائدہ پہونچایا ہے۔

اس دنیا میں کوئی مسبّب بغیر از سبب نہیں ایک چیز سے دوسری چیز پیدا ہوتی ہے اس زمانے کے فلاسفر بھی اس بات کو مانتے ہیں پس خیال کرو کہ بعض وقت بیٹھے بیٹھے آدمی کے دل میں نیک کام کے لئے ایک لہر اٹھتی ہے اور ایک نیکی کے کرنے کے لئے جوش پیدا ہو جاتا ہے اور اسمیں عجیب تحریک نظر آتی ہے حالانکہ انسان اور اس کا علم اور اس کے قوی پہلے سے موجود تھے۔ مگر یہ تحریک یکدم پیدا ہوتی ہے جس سے معلوم ہوا کہ کوئی نہ کوئی وجود اس کا محرک ہے پس ایسی تحریک کرنیوالے کا نام حدیث و قرآن کے رو سے ملائکہ ہے۔ ملائکہ کو علم ہوتا ہے اس لئے وہ سب موقعہ و محل ایک کام کی تحریک کرتا ہے جو انسان فوراً اس پر عمل کرتا ہے (ہمارے حضرت اقدس ... ایز قلب صاف ہیں جس وقت کسی کام کی تحریک پاتے تو اوسی وقت خواہ رات کے بارہ بجے ہوں اس کے کرنے میں مشغول ہو جاتے اور مشکلات کی پروا نہ کرتے) تو ملائکہ کو اس شخص کے ساتھ ایک محبت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے وہ اور تحریکیں کرتا ہے اور پھر دوسرے ملائکہ کو بھی جو اس کے قریب ہوتے ہیں [illegible] قابل ہے کہ ہم اسے نیک تحریکیں کرتے رہیں اس طرح تمام ملائکہ حتیٰ کہ ملأ اعلیٰ میں اس کی نسبت ایک توجہ پیدا ہوتی ہے اور اس کا تعلق بڑھتے بڑھتے وہ زمانہ آتا ہے کہ تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا۔ یہ بالکل سچی بات ہے جو چاہو کبھی تم تجربہ کرکے دیکھ لو۔

پھر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ملائکہ کا افسر جبرئیل امین ہے۔ یعنی تمام نیکیوں کی تحریک کے جو فرشتے متعلق ہیں ان کا افسر جبرئیل ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ... عند ذی العرش مکین۔ مطاع ثم امین آیا ہے۔ رسول کریم نے فرمایا۔ اوتیت جوامع الکلم۔ میری تعلیم تمام دنیا کی پاک تعلیموں کی جامع ہے کیونکہ تمام نیکیوں کی تحریکوں کے افسر کا تعلق میرے قلب سے ہے۔ جامع کے یہ معنے ہیں کہ دنیا میں کوئی ایسی صداقت (جو قلبی اور روحانی ہو) نہ ہوگی جس کے لئے قرآن مجید سے کوئی آیت نہ ملے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جبرئیل کا کون دشمن ہو سکتا ہے جبکہ وہی نیک تحریکوں کا سرچشمہ ہے۔ اسی نے نازل کیا ہے۔ یہ قرآن تیرے قلب پر۔ آئندہ جو ہوگا وہ دنیا دیکھ لیگی۔ مگر موجودہ تعلیمات دنیا میں جس قدر ہیں ان ساری پاک تعلیموں اور نیک تحریکوں کا عطر نکالو۔ پھر محمد رسول اللہ صلعم کی تعلیم سے مقابلہ کرو تو وہ سب کچھ اسمیں موجود ہوگا اور میں (نور الدین) اس بات کا گواہ ہوں کہ میں نے ساری بائیبل کو دیکھا ہے اور تین (شام۔ یجر۔ رگ) ویدوں کو خوب سنا ہے۔ پھر وساتیر کو بہت توجہ سے پڑھا ہے اور ہندوؤں کی کتابوں کو دیکھا۔ یہی کتابیں میرے نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کی ہیں ان سب میں کوئی ایسی صداقت نہیں۔ جو قرآن مجید میں نہ ہو۔ اور پھر اتم نہ ہو۔

مصدقاً لما بین یدیہ وھدًی وبشریٰ للمومنین۔ پھر فرماتا ہے کہ جو اگلی کتابوں میں سچ ہے اس کی تصدیق کرنے کے علاوہ اس میں اور بھی کچھ ہدایتیں ہیں جو پچھلی کتابوں میں نہیں۔ ایک بات سناتا ہوں۔ اگلی کتابوں میں جو نصائح ہیں ان پر دلائل نہیں چنانچہ انمیں لکھا ہے خدا ایک ہے۔ زمین و آسمان میں تیرے لئے کوئی دوسرا خدا نہ ہو۔ پڑوسی کی مدد کر سبت منا مبارک وہ جو غریب دل ہیں اس قسم کی تعلیمات ہیں مگر ان کے ساتھ دلائل کوئی نہیں۔ مگر قرآن شریف میں یہ خاصہ ہے کہ ایک طرف دعویٰ ہے دوسری طرف اس کے دلائل ہی ساتھ دئے ہیں۔ ان فی خلق السمٰوات والارض الیٰ والسحاب المسخر بین السماء والارض لاٰیات لقوم یعقلون۔ البقرہ ۲ ع ۱۹ میں آیات سے مراد دلائل ہیں

یہ قرآن مجید پہلے مصدق ہوا۔ پھر اسمیں نئی باتیں ہیں یہ تو علمی پہلو سے اس کا کمال ہے اب عملی پہلو میں اس کا ثبوت لو۔ وہ یہ کہ قرآن کریم پر عمل کرو تو دنیا کے فاتح بن جاؤ گے چنانچہ صحابہ کی ذات میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ بُشریٰ کی ایک تشریح یہی ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

چاہتے ہو۔ یہ اس طرح کہ

تظاہرون علیہم بالاثم والعدوان۔ بدکاری اور ظلم کے لئے ان کی پیٹھ بھرتے ہو۔ مدد دیتے ہو۔

قیدیون کو تو فدیہ دے کر چھڑاتے ہو مگر جو اس سے برا کام ہے جلا وطن کرنا اس سے باز نہین آتے۔

افتومنون ببعض الکتاب۔ یہ مرض آجکل بہت سا رہے۔ کہ ایک ہی کتاب کے بعض احکام کی تو تعمیل کی جاتی ہے بعض کی مطلق پروا نہین کرتے کئی لوگ ایسے ہین۔ جو نماز پڑھتے ہین مگر زکوٰۃ کا خیال تک نہین روزے رکھتے ہین۔ مگر نہین سوچتے کہ کسی پر ظلم کرنا برا ہے۔ یون تو تہجد گذار ہین مگر لڑکیون کو میراث دینے کی قسم ہے یہ بہت بری بات ہے اس سے بچو۔ ورنہ اس کی سزا جہنم ہے۔

وما اللہ بغافل عما تعملون۔ یہ ایک پیشگوئی تھی جو اپنے وقت پر پوری ہوئی۔

مدینہ طیبہ مین ایک شخص ایک مسلمان کے ہاتھ سے اتفاقیہ طور پر مارا گیا۔ یہ واقعہ گذر گیا مگر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمام شہر کے لوگون کو بلا کر فرمایا کہ ہم مقتول کے وارثون کو خون بہا دینا مناسب سمجھتے ہین۔ تاکہ اسکی قوم کے لوگ ہماری مخالفت کرین۔ مگر امن عامہ کے شریک اس دیت کے دینے مین شریک نہ ہوئے بلکہ ایک مسلمان عورت نکلا سیدہ کرانے کے لئے قینقاع (جو لوہار تھے) کے محلہ مین گئی وہ گھونگٹ نکلے ہوئے تھی۔ شریر لوہار نے کہا کہ یہ کپڑا کیون موہنہ پر ڈالے ہوئے اس نے جواب دیا۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین پردہ کا حکم دیا ہے اس پر اس بدمعاش نے شرارت سے لوہے کی ایک میخ پچھلی طرف کپڑے مین ٹھونک دی عورت اٹھنے لگی تو اس کا کپڑا بھی پھٹ گیا اور گھونگٹ بھی اتر گیا یہ حالت دیکھ کر بجائے اس کے کہ معذرت کرتے انہون نے تمسخر اڑایا عورت نے گھبرا کر کہا کہ کوئی ہے جو میری مدد کرے ادہر سے ایک مسلمان بھائی نے یہ بات سن لی وہ مدد کو دوڑا آپس مین وہان لڑائی چھڑ گئی جس سے ایک قتل ہو گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خبر پہنچی تو فرمایا کہ ہم نے بیرونی انتظام کے لئے یہ معاہدہ کیا تھا۔ تم اندرونی معاملات مین ایسے تیز ہو جاتے ہو کہ قتل تک نوبت پہونچ گئی ہے۔ جب وہ بہت تنگ ہوئے تو مدینہ چھوڑ کر چلے گئے۔

ادھر بنو نضیر سے ایک حماقت ہوئی کہ کسی اپنے معاملہ کے لئے نبی کریم صلعم کو اپنے محلہ مین بلا لیا اور وہان ایک شخص کو سکھایا کہ جب یہ دیوار کے پاس بیٹھے ہون تو تم اوپر سے چکی کا پاٹ گرا دو۔ آپ کو ان کی اس بدنیتی کی خبر کسی نہ کسی طرح مل گئی اس لئے آپ یکدم اٹھ کر چلے گئے اور ان کا داؤ نہ چل سکا۔ یہ بات بڑھ گئی ان مین کچھ شاعر بھی تھے۔ وہ مکہ مین گئے اور وہان کے سردارون کو جا کر بھڑکایا اور بعض نے مسلمان عورتون سے تغزل کیا اس لئے بنو نضیر کو حکم ہوا۔ کہ یہان سے چلے جاؤ۔ جلاوطن کر دیا گیا حالانکہ ان سے معاہدہ لیا جا چکا تہا کہ وہ ایسے کام نہ کرین گے جن سے یہ جلاوطنی کرنی پڑے۔ ادہر مکہ والون نے پیغام بھیجا کہ تم ان مسلمانون کی عورتون کو مار دو اور ہم باہر سے لشکر لے کر ان پر حملہ کرتے

ہین چنانچہ وہ ایک اپنے ساتھ گرد و نواح کی قومون کو جمع کر لائے سورۃ احزاب مین انکا ذکر ہے آخر خدا تعالیٰ نے اس لڑائی سے مسلمانون کو بچا لیا جب وہ لوگ چلے گئے تو آپ نے بنو قریظہ سے پوچھا کہ تم پہلے دو واقعے قینقاع اور بنو نضیر کے دیکھ چکے اور پھر بھی شرارت سے باز نہ آئے اور اب تمہارے حق مین ایک فیصلہ کرتا ہون جو تمہیں ماننا پڑیگا۔ بدقسمت انسان نیک کی بات کو نہین مانتا اس لئے اونہون نے کہا۔ ہمین سعد بن معاذ کا فیصلہ منظور ہے آپ نے اس کو کہا کہ میری رائے تو یہ ہے کہ جنگ کے شریکار کو قتل کر دیا جاوے۔ یہ فیصلہ انہین چار و ناچار منظور کرنا پڑا جن کو قتل کی سزا دی گئی ان کی تعداد کم از کم دو سو پچاس اور زیادہ سے زیادہ نو سو کی بتائی گئی۔

خیر یہودیون کے فرقے تو اس طرح تباہ ہوئے۔ باقی رہے عیسائی ان کا لاٹ پادری عامر تہا اوس نے لوگون کو خواب سنایا۔ کہ مین نے محمد (رسول اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا ہے کہ وہ پراگندہ اور ملک ملک اکیلا پھرتا ہوا مر جائیگا آپ نے فرمایا خواب تو سچ دیکھا ہے مگر میرا نہین اپنا یہ انجام دیکھا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ گیا اس خیال سے کہ کچھ انتظام مسلمانون کے خلاف کرون مگر وہان اوس نے شراب پی کر بدمستی کی تو نکالا گیا پھر روما چلا گیا۔ وہان بادشاہ کو سکھایا مگر بادشاہ ناراض ہوا راتون رات نکل کر بھاگنا پڑا۔ اور آخر اسی طرح مارا گیا۔ حدیث مین وحیداً۔ طریداً۔ شریداً آیا ہے اب میدان صاف تھا۔ دو گروہ رہ گئے ایک منافقون کا اور دوسرے مسلمانون کا منافقون کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اولٰئک الذین اشتروا الضلالۃ۔ یہ وہ لوگ تھے جنھون نے ورلی زندگی کو اختیار کر لیا اس لئے ان سے عذاب ہلکا کیا جائیگا اور نہ وہ مدد دئے جائین گے چنانچہ جب ان لوگون کی تباہی آئی کوئی ان کا حامی و ناصر نہ ہوا۔

۱۱ فروری سنہ ۱۹۰۹ء (رکوع ۱۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے موسیٰ کو بھیجا اور پھر اس کے بعد کئی رسول در پئے بھیجے حتی کہ عیسیٰ کو بھیجا۔ ایدناہ بروح

غلف۔ جس کا ختنہ نہ ہوا اس پر ایک پردہ رہ جاتا ہے اغلف وہ شخص جو نامختون ہے۔ دوسرے معنے غلاف مین ہین جیسے کہ آیا ہے قلوبہم اکنۃ تیسرے معنے ہم بڑے مکرم معظم لوگ ہین جن پر کسی کا اثر نہین پڑتا۔

فقلیلاً ما یومنون۔ کم ہی ایمان لاتے ہین یہ محاورہ ہے یعنی ایمان نہین لاتے۔

مصدقاً۔ ایسے لوگون کی وہ کتابین تھین جنمین کچھ باتین آئندہ کی نسبت لکھی ہوئی تہین۔ قرآن کریم سے ان کی تصدیق ہو گی چنانچہ تورات باب استثناء آیت ۱۸ مین مذکور ہے کہ جب حضرت موسیٰ کے ساتھ جانیوالون نے گھبرا کر کہا کہ ایسا ہم تیری آواز سننا نہین چاہتے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب وحی تم مین نہین بلکہ تمہارے بھائیون مین اترے گی اور پھر اس رسول کے نشان بتلائے۔ (۱) وہ بت پرستی کا دشمن ہوگا (۲) بنی اسرائیل کے بھائیون مین سے ہوگا (۳) اپنا کلام اوس کے موہنہ مین ڈالون گا

کوئی واقعہ ہوا اللہ تعالیٰ اس کو بہتر جانتا ہے کہ کیا بات ہے۔ ان یہ معنے کہ ایک شخص قتل ہو گیا۔ اور لوگوں نے کہا کہ گائے ذبح کرو اور اس کے ٹکڑے کو مقتول کے جسم سے لگاؤ تو وہ زندہ ہو جائیگا۔ یہ نہ نبی تک پہنچی اور ایسا کہنا بڑی دلیری ہے۔ ان معانی کو نہ صحابہ نے بیان کیا نہ ائمہ تابعین نے نہ تبع تابعین نے نہ کسی محدث نے۔ اس میں ایک لفظ عجیب ہے۔ وہ یہ ہے کذلک یحیی اللہ الموتی مردے اسی طرح زندہ ہوا کرتے ہیں پھر یہ کہ وہ تم کو اس طرح کے نشان دکھاتا رہتا ہے۔ صوفیوں نے بھی اس آیت کے معنے کئے ہیں وہ قتل نفس سے مراد نفس کشی لیتے ہیں اور اس کا طریق بتاتے ہیں بعض قویٰ کو بعض سے مارنا۔ مگر قتل نفس کے یہ معنے میں نے کسی محاورہ عرب میں نہیں دیکھے۔ اس لئے جرأت نہیں کرتا۔

یخرج منہ الماء۔ جب بعض پتھر ایسے ہیں کہ ان سے پانی نکلتا ہے تو مومن کے اندر سے تو اس سے بڑھ کر کچھ نکلنا چاہیئے یعنی اتنی ندیاں پھوٹ کر نکلیں کہ عالم سیراب ہو۔

پتھروں سے پانی نکلکر فارغ البالی سرسبزی کا ذریعہ بنتا ہے تو مومن کے اندر سے بھی ایسے کلمات نکلنے چاہئیں جن سے روحانی سرزمین میں بہار آتی ہو۔

لما یھبط من خشیۃ اللہ۔ پتھر سے اوپر کے گرنے کا نظارہ انسان میں خشیۃ پیدا کرتا ہے۔ یا ضمیر قلوب کی طرف ہو۔

وما اللہ بغافل عما تعملون۔ گناہ سے بچنے اور خشیت اللہ پیدا کرنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ انسان کو یہ یقین ہو اللہ میرے کاموں سے بے خبر نہیں۔

افتطمعون ان یؤمنوا لکم۔ تم یہ چاہتے ہو کہ ہماری بات مان لیں مگر یہ وہ لوگ ہیں کہ جس کتاب* کو کلام اللہ مانتے ہیں اس کی بھی خلاف ورزی کر رہے ہیں بعد اس کے کہ اس کو خوب سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اسکی خلاف ورزی کوئی نیک نتیجہ نہیں رکھتی

لیحاجوکم۔ حجت میں غالب آئیں گے۔

امانی۔ امانی کے تین معنے ہیں (۱) امانی جمع امید کی امیدیں (۲) امانی کے معنے تلاوت (۳) امانی کے معنے اکاذیب۔ آن پڑھ ان تینوں باتوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جھوٹے خیالات۔ جھوٹی امیدیں۔ عبارت تو سن لیتے ہیں مگر مطلب نہیں سمجھتے

ثمنا قلیلاً۔ دنیا جیسا کہ فرمایا متاع الدنیا قلیل۔ مطلب یہ کہ وہ دنیا کی چند روزہ فائدہ کے لئے دنیا کو چھوڑتے ہیں۔

مما کتبت ایدیھم۔ (بائبل ترجمہ در ترجمہ ہو کر اسکی مصداق ہو چکی ہے خصوصاً یہی اناجیل اور اس کے ملحقات اور اب کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اصل کیا تھا)

۱۰۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۰)

حضرت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے چالیس سال کی عمر میں اطلاع دی کہ خدا نے مجھ رسول بنایا۔ تیرہ برس آپ مکہ میں رہے اس کے بعد جب آپ کی عمر ۵۳ سال کی ہوئی۔ حکم الٰہی کے مطابق ہجرت کر کے چلے گئے۔ مکہ میں آپ کو کئی قسم کی سہولتیں تھیں۔ اول تو یہ کہ ایک ہی قسم کے مخالفین سے پالا پڑتا تھا۔ یعنے مشرکوں سے۔ پھر جو طرح کے کہ آپکا خاندان نہایت معزز تھا اور آپکے قرابت دار بھی وہاں تھے کوئی ایذا رسانی کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ آپ ان لوگوں کے رسم و عادات کو بھی سمجھتے تھے آپکے کئی پرانے دوست بھی تھے جو ہر وقت مدد کرتے برخلاف اس کے مدینہ میں جب آپ آئے۔ تو بڑی مشکلات پیش آئیں۔ پہلی مشکل تو یہ کہ مکہ کی مخالفت بدستور تھی (۲) پھر مدینہ میں بھی مشرکین موجود تھے (۳) ایک منافقوں کا گروہ بھی وہاں پیدا ہو گیا یہ بدذات گروہ بڑا خوفناک ہوتا ہے۔ اندر سے کچھ باہر سے کچھ۔ (۴) عیسائی بھی تھے۔ (۵) بنو قینقاع یہودی بڑے شہدے اور اوباش تھے۔ (۶) بنو نضیر (۷) بنو قریظہ۔ پھر ان کے علاوہ مدینہ کے ارد گرد غطفان۔ مضر کا گروہ تھا۔ (مجھے یہاں ایک نکتہ یاد آگیا ایک شیعہ نے مجھ سے کہا بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بڑا خطرناک کام تھا۔ میں نے کہا کہ بیشک۔ اتنی قوموں کی مخالفت میں پیغام الٰہی پہونچانا بڑا مشکل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تسلی کے واسطے واللہ یعصمک من الناس آیت نازل فرمائی۔

مکہ کے لوگ تو ایسے تھے کہ نہ ان کے پاس کتاب تھی نہ انبیاء کے علوم نہ وہ اتنے چالاک۔ مگر مدینہ کا دشمن بڑا خطرناک اور چالاک دشمن تھا کیونکہ عیسائی اور یہودی سب پڑھے ہوئے تھے ان کا ایک کالج بھی وہاں تھا جسے بیت المدراس کہتے تھے۔ پھر ان میں رہبان بھی تھے جو کچھ روحانی طاقتیں بھی رکھتے تھے اور اپنا خاص اثر بھی۔ اس واسطے حضرت نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) نے تجویز کی کہ سب قوموں کو بلایا اور ان سے کہا کہ تم جانتے ہو میں یہاں آکر آباد ہو گیا ہوں۔ میری قوم کے لوگ میرے دشمن ہیں تم جانتے ہو کہ اس قوم کا رعب تمام علاقہ عرب پر ہے پس ان کے ساتھ اور قومیں بھی مل کر ہمیں ایذا پہنچائیں گی پس ضرور ہے کہ ہم بیرونی دشمنوں سے بچنے کے لئے اتفاق کریں۔ میں اس کے لئے چند شرائط پیش کرتا ہوں جن پر اگر ہمارا تمہارا اتفاق ہو جائے تو کوئی فساد نہ رہے چنانچہ آپ نے ان کے سامنے عہدنامہ کا یہ مسودہ پیش کیا جو انہوں نے مان لیا اور جو اس رکوع میں مفصل مذکور ہے۔ اس میں حقوق الٰہی اور حقوق العباد دونوں آگئے۔

لا تعبدون الا اللہ۔ یہی آپ کا اصل منشاء تھا جو ان سے منوا لیا کہ ہم لوگ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں گے یہودیوں کے لئے اس کا مان لینا کوئی مشکل امر نہ تھا

بالوالدین احساناً۔ یہ عام اخلاقی باتیں ہیں۔

قولوا للناس حسناً۔ خوش معاملگی کرنا۔ قولوا حسنا کے یہی معنے ہیں۔

اقیموا الصلوٰۃ۔ اپنے اپنے طور سے نمازیں پڑھنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا۔

یہ تو دین الٰہی کے متعلق معاہدہ ہوا اب دوسری طرف ... ... وعد لیا (۱) تم اپنے خون نہ بہاؤ گے یعنی آپس میں نہ لڑو گے (۲) اپنے لوگوں کو گھروں سے باہر نکال کر انہیں دربدر نہ کراؤ گے۔

انتم تشھدون۔ تم نے اس معاہدہ پر اپنی گواہیاں ثبت کر دیں ایسے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر تم وہی ہو کہ اپنے لوگوں کو قتل کرانا اور جلا وطن بنانا

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ہمارے ملک میں بھی ایسے محاورات بولے جاتے ہیں جیسے راوی پر لاہور آباد ہے یا راوی لاہور کے نیچے بہتی ہے اور قرآن کریم میں ہے۔ دخلوا علی یوسف۔ اس سے یہ مراد تو نہیں کہ سب بھائی آ کر یوسف کے اوپر چڑھ بیٹھے۔ ایک حدیث سے بھی یہ محاورہ صاف ہو جاتا ہے وہ ہجرت کی حدیث ہے۔ جس میں حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں فنا فع لنا الجبل

واذکروا ما فیہ۔ جو کچھ اس میں ہے اُس پر عمل کرو۔

تتقون۔ تاکہ تم دُکھوں سے بچ جاؤ۔

مخاطب بنی اسرائیل ہیں مگر میں سمجھتا ہے۔ کہ غار حرا میں رسول کریم بھی اوپر گئے تھے اللہ نے انہیں وہاں کتاب دی۔ تم اس پر عمل کرو تا دُکھوں سے بچ جاؤ۔

ولقد علمتم ۔ خاسرین میں سے ہونے کی ایک مثال دیتا ہے کہ جو لوگ اللہ کے حکم کو نہیں مانتے وہ کس طرح دُکھوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ علمتم یعنے تمہیں یہ واقعہ خوب معلوم ہے

اعتدوا منکم ۔ خدا کے حکموں سے نکل کر کام کیا اور الٰہی حد بندیوں کو توڑ دیا۔

فی السبت ۔ سبت کے معنے ہیں آرام ۔ راحت ۔ آسودگی کے۔ لغت میں ہے السبت الراحۃ ۔ اکثر لوگ جب خدا انہیں دولت و مال ۔ جاہ و جلال ۔ جتھا صحت عافیت دیتا ہے تو اس آسودگی میں خدا کو راضی کرنے کی بجائے ناراض کر لیتے ہیں اور قسم قسم کی بدیاں اور حق تلفیاں کرتے ہیں اور اس آرام میں حدود الٰہیہ سے نکل جاتے ہیں۔ سبت کے ایک اور معنے بھی ہیں وہ ایک دن کا نام ہے۔ جیسے ہمارے ہاں جمعہ ہے یہودیوں میں ہی ہفتہ ایک دن ایسا مقرر کیا گیا تھا جس میں ارشاد الٰہی تھا کہ شکار نہ کرو وہ یوں کرتے تھے کہ گڑھوں میں مچھلیوں کو روک لیتے تھے اور دوسرے دن اُٹھا لاتے اور کہتے کہ آج تو سبت نہیں ہے شریعت کے احکام میں کئی لوگ ایسے حیلے بنا لیتے ہیں جس سے ظاہری طور پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ مگر خدا تو ان کے دلوں کی نیتوں کو خوب جانتا ہے۔ اس کو یہ لوگ کیوں کر دھوکا دے سکتے ہیں۔ یاد رکھو اس آیت میں یہ نصیحت ہے کہ مرفہ الحال ہو کے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کرے تو وہ بھی بُرا۔ اور خدا نے جو عبادت کے وقت مقرر کر رکھے ہیں ان میں حیلہ گریوں سے کام لے تو وہ بھی بُرا۔ پس ان دونوں باتوں سے بچو۔ دیکھو ایک قوم نے ایام راحت اور یوم عبادت کی قدر نہ کی حکم الٰہی کی بجا آوری میں طرح طرح کے حیلے کئے تو اللہ نے اون کو یہ عذاب دیا کہ بندروں کی طرح ذلیل بنا دیا۔ وہ احکام کو ٹال کر اپنی عزت چاہتے تھے مگر خدا نے انہیں ذلیل کر دیا اور یہ واقعہ ایسا خطرناک ہوا کہ فجعلنٰھا نکالاً کہ اسے وہشت بنا دیا۔ ان لوگوں کے لئے جو اس وقت موجود تھے اور اون کے لئے بھی جو پیچھے آئینگے۔

پارہ ۹ رکوع گیارہ اور پھر پارہ ۶ رکوع ۱۳ میں فرمایا ہے کہ یہ لوگ کس طرح بندر بنائے گئے

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُھُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَھُمْ کُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِیْنَ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْھِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ یَّسُوْمُھُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ وَقَطَّعْنٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًا مِنْھُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْھُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ وَبَلَوْنٰھُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّیِّاٰتِ لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُوْنَ

پس جب ممنوع اُمور کو گردن کشی سے کرنے لگے تو ہم نے کہا جاؤ تم ... بندر ذلیل اور جب تیرے رب نے آگاہ کر دیا کہ ان یہودیوں پر ایسے لوگوں کو مسلط کرے گا جو قیامت تک انہیں بُری بُری دکھ پہونچاتے رہیں تحقیق تیرا رب جلد اعمال کا بُرا نتیجہ دینے والا ہے اور بات یہ ہے کہ وہ بخشنے والا مہربان ہے اور ہم نے انہیں گروہ در گروہ بنا کر ملک میں منتشر کر دیا ان میں سے بعض نیکوکار ہو گئے اور انہی میں سے بعض اور طرح کے ... ہے اور انہیں ہم نے دکھوں سکھوں سے آزمایا تاکہ رجوع کریں۔

(۲) قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَیْهِ وَجَعَلَ مِنْھُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَھُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا یَكْتُمُوْنَ وَتَرٰی كَثِیْرًا مِّنْھُمْ یُسَارِعُوْنَ فِی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِھِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔

(۲) میں تمہیں آگاہ کروں کہ اللہ کے حضور بدتر بدلہ پانے والا کون ہے وہی گروہ جسے اللہ نے اپنی رحمت سے دور کیا۔ اس پر غضب نازل کیا جن کو بندر اور سوٴر بنایا کیونکہ انہوں نے طاغوت کی فرمانبرداری کی انہی لوگوں کا بُرا ٹھکانا ہے اور سیدھے راستے سے بہت دور میں جب وہ تمہارے پاس آئے تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کفر سے بھرے ہوئے آئے اور اسی کیساتھ نکل گئے اور اللہ جانتا ہے جو یہ چھپاتے ہیں اور تو ان میں سے بہت کو دیکھیگا کہ گناہ اور زیادتی میں اور حرام خوری میں پیش دستی کرتے ہیں بہت بُرا ہے وہ امر جو وہ کر رہے ہیں

تذبحوا بقرۃ ۔ وہ لوگ گائے کی پرستش کرتے تھے خدا نے ان سے وحشی گائے ذبح کرائی۔ مسلمۃ ۔ ان کاموں (تثیر الارض۔ تسقی الحرث) سے بچے۔ بے داغ۔

۹۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع ۹)

واذ قتلتم نفساً ۔ اس آیت کے معنے کے متعلق مجھے شرح صدر نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا تقف ما لیس لک بہ علم ۔ لہذا میں متکلف ہو ہو کر اور بنا بنا کر اس آیت کے معنے بیان کروں۔ اسکی مجھے ضرورت نہیں۔ میں اس پر ایمان لایا ہوں۔

انتخاب الجرائد

نتیجہ ٹورنمنٹ ۔ بٹالہ میں ڈسٹرکٹ ٹورنمنٹ ہوئی پانچ ہائی اسکول تھے ۔ ان میں فٹ بال میں ہمارا ہائی اسکول قادیان سیکنڈ رہا ۔ رسہ کشی میں اول رہا ۔ بال تھروانگ میں فسٹ رہا اور ہمارے جمناسٹک ماسٹر مامون خان صاحب نے سات ورزش ماسٹروں کے مقابلہ میں اول درجہ کا انعام حاصل کیا ۔

انّ المساجد للّٰہ ۔ آج مقدمہ کپورتھلہ آخری عدالت سے خاکسار یعنی احمدیوں کے حق میں فیصلہ ہوگیا اگرچہ ابتدائی عدالتوں سے بھی ہمارے حق میں فیصلہ ہوتا رہا مگر یہ آخری عدالت تھی اور آج ہم نے سات سال کے بعد اس مسجد میں نماز باجماعت ادا کی خدا تعالیٰ کا شکر اور اسی کا احسان ہے آج حضرت مسیح موعود علیہ والسلام کی پیشگوئی پوری ہوئی ۔ جماعت احمدیہ کپورتھلہ کے حق میں دعا فرماویں ۔

خاکسار حبیب الرحمن کپورتھلہ

زلزلہ ۔ ولائت سیداس (ایشیائی کوچک) میں متواتر زلزلے آرہے ہیں ۔ ۳۰۴ مکانات بالکل منہدم ہوگئے اور ۴۰۴ کو خفیف صدمہ پہونچے اتلاف نفوس کی پوری کیفیت ہنوز معلوم نہیں ہوئی

بنگال میں زلزلہ ۔ (کلکتہ ۱۸ فروری) الہ آباد سے ایک تار مظہر ہے کہ کل شب نو دس بجے کے بعد یہاں زلزلہ کا ایک سخت جھٹکا محسوس ہوا ۔

ایران میں زلزلہ ۔ رپوٹر طہران سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ لورستان میں ۲۳ جنوری کو اس سے بھی زیادہ سخت زلزلہ آیا جو تاریخ مذکور پر مسینا میں آیا تھا اور جس کی نسبت خیال ہوا تھا کہ یہ اس زلزلہ کا سلسلہ ہے جو یہاں سے ۲½ ہزار میل کے فاصلہ پر ہے ۔ بہت مواضع تباہ ہوئے اور بہت سے دوسرے مواضع زمین کے ساتھ ہم سطح ہوگئے ۔ اس زلزلہ سے ۵ اور ۶ ہزار کے درمیان انسانی جانوں کا نقصان ہوا اور اس سے دو چند تعداد کے مویشی ہلاک ہوئے ۔ جو لوگ زندہ بچے ہیں بروجرد میں جمع ہیں اور حکومت سے امداد کے خواستگار ہو رہے ہیں (بعد کی خبر) آج صبح سمرنا میں زلزلہ کا سخت جھٹکا محسوس ہوا کئی مکانات منہدم ہوگئے ۔ مگر کسی جان کا نقصان نہیں ہوا ۔ آج صبح بمقام پورٹ ریکو بھی زلزلہ محسوس ہوا ۔ مگر زیادہ نقصان نہیں ہوا ۔

تھیٹر میں آتشزدگی ۔ کاپلکو کے تھیٹر کی آتشزدگی سے دو سو سے زیادہ آدمی ہلاک ہوئے ہیں ۔ اتلاف نفوس زیادہ تر چھت کے گرنے سے ہوا جو غیر متوقع طور پر جلد گر گئی تھی اور دوسرے لوگ مجبور تھے وہ کچھ مدد نہ کر سکے اور تھیٹر اور آدمیوں کو جلتا دیکھا کئے ۔

تعزیری پولیس ۔ گورنمنٹ بنگال نے گذشتہ حادثہ کے سبب کے بعد سے تمام ان مواضع پر جو ایسٹرن بنگال اسٹیٹ ریلوے پر دونوں جانب بارکپور تک واقع ہیں تعزیری محصول قائم کر دیا ہے تاکہ ۵ بجے شام سے نصف شب تک لائن کی حفاظت ہو سکے لائن سے ایک ایک میل کے فاصلہ پر جتنے مواضع ہیں انہیں یہ محصول ہوگا ۔ اگر ضرورت ہوئی تو اس انتظام کی توسیع کنچراپاڑہ تک ہوگی پولیس کی تعیناتی کیلئے صاحب ڈپٹی انسپکٹر مواضع کا معائنہ کر رہے ہیں ۔

پشاور کی سڑک جمرود پر ایک فوجی گورہ مقتول پایا گیا اس پر ازخم تلوار نمایاں تھے

لاہور کے شیخ عبدالعزیز اور مسٹر پی این دتہ فیلو پنجاب یونیورسٹی چن لئے گئے ہیں امیدوار تھے

کھلنہ کی ڈاک کی ایک کشتی متصل نرائن گنج ٹکرا کر ڈوب گئی ۔ ۱۵-۲۰ آدمی بھی ضائع ہوگئے ہیں ۔

ڈاکٹر منرو صاحب سول سرجن سیرامپور موٹر کار حادثہ سے اچھل کر زمین پر آپڑے جان بچ گئی ۔

جموں کی خبروں سے ظاہر ہے کہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر ابھی تک کلکتہ کی سیر سے واپس نہیں آئے اور تحقیق نہیں ہے کہ کس روز رونق افروز دارالریاست ہونگے یہ بات بہت افسوس کی ہے کہ عالیجناب سر راجہ امر سنگھ صاحب بہادر کی طبیعت بہت علیل چلی آتی ہے اگر ایک روز کچھ آرام ہوتا ہے تو دوسرے روز پھر صحت بگڑ جاتی ہے

تحصیل لیہ کا مظفرگڈھ ضلع میں لحق کیا جانا یکم اپریل کو دفتروں میں آرائگا طے پایا ہے

سر راجہ امر سنگھ صاحب بہادر کو آرام کے تبدیل آب و ہوا کیلئے جموں سے رام نگر کو تشریف لے گئے ۔

پچھلے ہفتے ہند میں طاعون سے ۲۰۰۴ فوتیاں ہوئیں بمبئی میں ۵۵۵ صوبجات متحدہ ۴۷۴ ۔ پنجاب میں ۵۰۷ ۔

روضہ تاج آگرہ میں جو فانوس ٹنکا یا گیا ہے مصری کاریگر تدروس بذر نے دو سال میں تیار کیا ہے ۔ بمبئی میں تجارتی تعلیم کی کوٹھی ایک فیکلٹی قائم کرنا منظور ہوا ۔ اس پر ۸ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا ۔

کرنل ڈیلیس پولیٹیکل ایجنٹ کولہاپور کے قتل کی سازش کے مقدمہ میں دو ملزم رہا کئے گئے ۔ باقی دونوں کو سات سات سال قید سخت کی سزا ملی اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ علاوہ ہے ۔

حضور نظام چالیس گاڑیوں کی سپیشل ٹرین میں بمبئی پہونچے ان کے ساتھ پانسو خدام کی بھیڑ بھاڑ ہے ۔

بدھوار کی رات کولہاپاسرا میں دس بجے کے بعد ہوگلی کا ایک نو ردار گرفتار ہوا ہوا

باکی پور میں بنک بنگال کی شاخ کا ایک ملازم امدادِ جعلی سکہ کے جرم میں سشن سپرد ہوا ۔

کلکتہ میں نیشنل جوٹ ملز میں سخت آگ لگی ۱۵ لاکھ کا نقصان اندازہ کیا گیا ہے ۔

حالت ایران ۔ ٹائمز کا نامہ نگار متعینہ طہران بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ شاہ کا بھائی شعاع السلطنت یورپ سے واپس ہو کر رشت پہونچا تھا اسکو انقلاب پسند اہلیہ لیگئے اور اب اس کے فدیہ میں ہزار پونڈ طلب کرتے ہیں ۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

براہین احمدیہ ۔ حضرت مسیح موعود کی پہلی تصنیف جس کے جواب پر دس ہزار کا انعام مقرر ہے اسکی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں ۔ ہر چہار جلد مجلد

درثمین ۔ حضرت اقدس کی جس قدر نظمیں ہیں ان کا مجموعہ مجلد ۸ مجلد

شہادت الفرقان ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب ۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب قیمت ۲/

معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مع موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳/

ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات ۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیت استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے ۔ قیمت ۴/

سرالشہادتین ۔ (مصنفہ فاضل امروہوی مولوی محمد احسن صاحب) مولانا عبداللطیف شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے قیمت ا/

القول الصحیح ۔ اردو نظم میں مسیح کے دعاوی کا ثبوت ا/

البرہان الصریح ۔ پنجابی نظم میں ا/

عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں ۔ قیمت /

غلامی ۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے ۳/

فتح الدین ۔ پنجابی نظم ۔ مدلل وفات مسیح میں ۳/

مورکھ سیدھ ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں انکا جواب ا/

چشمہ مسیحی ۔ حضرت کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی ۳/

قرآن شریف مترجم ۔ از شاہ رفیع الدین جسکو سامنے رکھ کر درس قرآن شریف لکھا جاتا ہے ۔ قیمت ۱۰/

آئینہ صداقت ۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب ا/

مبادی الصرف ۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین ۲/

جنگ مقدس ۔ عبداللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مشہور مباحثہ ۸/

شری نہ کلنک اتار ۔ حضرت مسیح موعود شری نہ کلنک اوتار تھے اسکا ثبوت ۸/

کرشن لیلا ۔ لیکھرام کی ہلاکت /

سیر پرند ۔ تمام شکاری پرندوں کی صحیح معلومات کا ذریعہ باتصویر مجلد ۸/

اوامر و نواہی قرآن کریم ۔ جس میں چہار چہل احادیث بھی شامل ہیں ۔ مترجم سید عبدالحی کی تصنیف ۔ پسندیدہ حضرت امیر المومنین مجلد ۔ غیر مجلد ۱۰/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(صرف جڑی بوٹی سے طیار شدہ)

"کشتہ روپیہ" سالم الحرف

سالم الحرف روپے کے کشتہ کے فوائد ایسے وسیع ہیں کہ جن کے اعتراف سے طبی دنیا لبریز ہے۔ تمام اعضائے رئیسہ پر اس کا ایسا فوری اثر ہوتا ہے کہ کوئی دوسری دوائی اس کا جواب نہیں ہو سکتی ہر طبقہ اور ہر طرز زندگی کے لئے یہ کشتہ از حد مفید پایا گیا ہے اور ایک کثیر حصہ دماغی امراض کا ہے کہ علاج سے طبیب عاجز آ جاتا ہے۔ اس کشتہ کے استعمال سے بفضلہ شفا ہو جاتا ہے۔ دماغ۔ دل۔ حافظہ جگر۔ معدہ۔ گردہ۔ مثانہ وغیرہ کے ضعف اور امراض کے دور کرنے میں اس کا معجزانہ اثر ثابت ہوا ہے۔ قوت حافظہ کے بڑھانے کے لئے عجیب و غریب طور پر مؤثر ہے۔ اعضائے رئیسہ میں طاقت بخشتا ہے۔ عام طاقت اور توانائی اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ دل کی پژمردگی اور افسردگی میں تفریح بخشنے کا ایک عجیب ذریعہ ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کا ایسا [illegible] کہ کتنا ہی کام کرو [illegible] ہے کہ قویٰ اور اعضائے رئیسہ کی ساری [illegible] کو سب سے فائدہ [illegible] اس کے فوائد کتب طبیہ سے مشرح طور پر معلوم ہو سکتے ہیں۔ یہ نایاب خالص [illegible] خاندان میں بطور وراثت چلا آتا ہے پھول کی طرح شگفتہ ہو جاتا اور [illegible] جاتا ہے اور [illegible] نقوش اور [illegible] جا سکتے ہیں اور یہ یقینی اور مصدقہ امر ہے۔ کہ خاص جڑی بوٹی سے طیار کیا جاتا ہے [illegible] استعمال نہیں کی جاتی۔

اگرچہ بارہا یہ امر ثابت ہو چکا ہے۔ لیکن پھر بھی ہم [illegible] تیار ہیں کہ اپنے بیان کی تصدیق کرا دیں [illegible] استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ چیز ترکیب ہمراہ شامل ہوتا ہے۔ قیمت فی روپیہ [illegible] نصف روپیہ پونے تین [illegible] محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

حکیم حسین بخش و حکیم فیض احمد سوہا بازار ڈاکخانہ ڈبلی بازار لاہور

تیس برس کی جانفشانی کا سرمایہ

یعنی عجیب و غریب گلدستہ مجربات نسخہ جات نادر الوجود اسرار سینہ بسینہ کا خزینہ مصنف کے پاس والیان ریاست سے لیکر عام آدمیوں تک کے سارٹیفکیٹ موجود ہیں یہ نسخے تیس سال کی ذاتی کوشش اور جنگلوں اور پہاڑوں کی سیاحت کا نتیجہ ہیں صدہا مرتبہ امتحان اور آزمائش کے بعد ان نسخوں کو جو ہر شہر اور ہر دیہات میں کوڑیوں کے مول تیار ہو سکتے ہیں قلمبند کیا گیا ہے کمزوری ناطاقتی۔ جریان۔ آتشک اور سوزاک وغیرہ امراض کے نسخوں کی کامیابی پر مصنف کو کمال فخر ہے اور دعویٰ ہے ایک ایک مرض کے کئی کئی نسخے ہیں جو نسخہ سستا ہو یا طبیعت کے موافق ہو اس سے فائدہ اٹھاؤ اور دعائے خیر سے مصنف کو یاد کرو۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) محصول ۲/

المشتہر

مینیجر پبلک بک ایجنسی لاہور۔ اندرون دہلی دروازہ

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یھلک)

بسوگند گفتن کہ زر مغربی ست ؛ چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں۔ مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہوں۔ اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو۔ تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں

المشتہر

مولوی محمد یسین احمدی واتہ۔ مانسہرہ۔ (ہزارہ)

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے بھی اسی قیمت سے درخواست آنے پر روانہ ہو سکتا ہے

اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے؟

ایک مشہور کارخانہ سے تیار کروا کر ریلوے۔ بگولیٹر گھڑی جس کو ریلوے والوں نے بھی پسند کیا ہے۔ قیمت چار روپے۔ گارنٹی ۴ سال علاوہ اس شرط پر کہ اگر چار سال کے اندر واپس کرنا چاہیں۔ تو نصف قیمت پر واپس لی جاوے گی اس لئے شرط اور گارنٹی چار سال کا سارٹیفکیٹ ہمراہ گھڑی روانہ ہوگا۔ بہت جلد منگائیے۔

المشتہر

امراؤ نگم ٹریڈنگ کمپنی پیپل مہادیو اسٹریٹ دہلی

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب۔ سرمہ حضرت مولوی صاحب کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے ممیرا قسم اول عہ۔ قسم دوم سے سرمہ قسم اول عہ۔ ثانی ۸ سوم عہ۔ علاوہ ازیں لنگی پشاوری ہر قسم زری و سادہ بھی موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی مہاجر قادیان (گورداسپور)

ضرورت نکاح

(جماعت احمدی)

مستی علم الدین خیاط ساکن جموں۔ عمر ۲۰ سال خوبصورت۔ خواندہ اور اوسط ماہواری کم از کم بیس روپیہ ہے۔ اس کو نکاح کی ضرورت ہے اگر کسی صاحب احمدی بھائی کو رشتہ کی ضرورت ہو۔ تو خط و کتابت بذریعہ ایڈیٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے۔

تلاش

اس عاجز کا لڑکا محمد جمیل نامی عمر ۱۸ سال چوڑا چہرہ۔ گندم رنگ عرصہ دو سال سے مجھ اپنے خادم سے رنجیدہ ہو کر لمبہ گاؤں سے کہیں کو نکل گیا ہے فارسی کا مڈل پاس شدہ ہے اور پٹوار کا امتحان پاس کیا ہوا ہے شادی ہوئی ہے۔ اگر کوئی بھائی مجھے اس کا پتہ دیوے تو بچہ اور اس کی بیوی اور یہ عاجز احسان مند رہینگے۔

احمدی جماعت کا خادم۔ سید محمد اسمعیل۔ برانچ پوسٹ ماسٹر لمبہ گاؤں۔ تحصیل پالم پور ضلع کانگڑہ